اختیار کرنا' ایٹمی صلاحیت کو چپکے چپکے ختم کرنا' یہ ساری باتیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں کہ ہمارا ملک خطرے میں ہے جبکہ موجودہ وزیراعظم نے شاید پاکستانی معاشرے میں اسلامی نظریات وافکار کو سرے سے ختم کرنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔

چنانچہ ٹی وی پر انتہائی فحش اور عریاں پروگرام پیش کرنا' فرانس میں جا کر پردے کے متعلق انتہائی بدبودار بیان دینا۔ اس سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ پچھلے دنوں دو عیسائی باشندوں کو نبی مکرم ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز باتیں لکھنے پر پاکستان کی ایک عدالت نے سزائے موت سنائی۔ یقیناً یہ ایک اچھا اور دوررس نتائج کا حامل فیصلہ ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ اللہ کی طرف سے جو انبیاء اور رسل نوع انسانی کی ہدایت کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے ان کے بارے میں جو کوئی بھی بدزبانی کرے گا؟ اس کو سزا ملنی چاہئے۔ مسلمانوں کے نزدیک تمام پیغمبر واجب الاحترام ہیں مسلمان سب کو مانتے ہیں بلکہ آج تک کسی مسلمان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کی۔

لہٰذا ہم مسلمان بھی دوسرے مذاہب سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کے بارے میں ایسا ہی احترام والا رویہ رکھیں جیسا ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رکھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی انبیاء کی شان میں گستاخی کرے گا اسے سزا ملنی چاہئے بلکہ قرآن میں تو مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ نبی علیہ السلام کے سامنے آواز بلند نہ کرو' اور ان کے ساتھ ایسے گفتگو نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو' کیونکہ اس طرح تو سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور جو شخص نبی علیہ السلام کی توہین کرے۔ اسے واقعی سزائے موت ملنی چاہئے۔ سیرت پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ جنگ بدر میں ابوجہل کو جس نوجوان لڑکے نے قتل کیا تھا اس نے وجہ یہ بتائی تھی کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ ابوجہل نبی ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۸۸ (مقتل ابوجہل) میں لکھا ہے اور یہ روایت صحیح بخاری اور مسلم میں بھی ہے۔